ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ایڈیٹر ——— شمس الحق ——— فروری ۱۹۹۵ء

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT GERMANY

ایک بابرکت مہینہ

طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

" میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔"

(فرمودہ ۴/ جنوری ۱۹۰۱ء ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۰۳)

روزہ سے انسان قرب الٰہی حاصل کر سکتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

" روزہ سے فارغ البالی پیدا ہوتی ہے اور دنیا کے کاموں میں سکھ کرنے کی راہیں حاصل ہوتی ہیں۔ آرام تو یا مر کر حاصل ہوتا ہے یا بدیوں سے بچ کر حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے روزہ سے بھی سکھ حاصل ہوتا ہے اور اس سے انسان قرب حاصل کر سکتا ہے اور متقی بن سکتا ہے۔"

یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

" رمضان حقیقی فرمانبرداری کی طرف توجہ دلاتا ہے اور ساتھ ہی دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہے ... رمضان کا مہینہ بتاتا ہے کہ دعا کرنے کے لئے بہترین مواقع سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کر دے کہ جو آئے لے جائے۔ ان دنوں خدا تعالیٰ بھی اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے اپنے بندوں پر کھول دیتا ہے اور کہتا ہے کہ آؤ اور لے جاؤ۔

رمضان میں روحانی قویٰ تیز ہو جاتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" رمضان کے مہینہ میں تمہارے لئے ایک موقعہ عطا کیا گیا ہے کہ تم اپنے نفس کو جذبات اور خواہشات کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کی عادت ڈالو اور تکالیف برداشت کرنے کا اپنے جسموں کو عادی بناؤ۔"

روزہ عبادات کی معراج ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

" روزے میں تمام عبادات کو اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ روزہ ایک رنگ میں عبادات کی معراج ہے اور تعلق باللہ کے لحاظ سے روزہ مومن کی زندگی میں بہت ہی زیادہ اہم ہے۔ اور جتنا رمضان میں تعلق باللہ کے .

باقی صفحہ نمبر 4 پر ملاحظہ فرمائیں

اہم جماعتی خبریں

خبرنامہ جرمنی

مختلف یورپین ممالک میں تبلیغی وفود کی روانگی

(فرانکفرٹ) جماعت احمدیہ جرمنی کا ایک تبلیغی وفد مورخہ ۲۲/ جنوری ۱۹۹۵ء کو چیک ری پبلک کے دورہ پر روانہ ہو گیا۔ اس وفد میں مکرم مولانا عبد الباسط صاحب طارق مبلغ سلسلہ ، مکرم مقصود الحق صاحب ، مکرم نداء الظفر یاری صاحب صدر چیک ڈسک جرمنی اور مکرم حافظ ظہور احمد صاحب شامل ہیں۔ یہ وفد اپنے دورہ کے دوران چیک ری پبلک میں جماعت کے قیام کے ساتھ ساتھ بعض اہم جماعتی کتب کے چیک زبان میں ترجمہ کے کام کا بھی جائزہ لے گا۔ ان ممالک کے علاوہ انڈورا ، جبرالٹر ، مالٹا اور سابقہ روس کی بعض ریاستوں میں بھی عنقریب تبلیغی وفود بھجوائے جا رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے دیگر وفود بھی ان دنوں بلغاریہ اور رومانیہ کے دورہ پر ہیں ۔ اپنے دورہ کے دوران یہ وفود تبلیغی اور تربیتی امور سرانجام دینے کے علاوہ جماعت کی رجسٹریشن کروانے کی کوشش کر رہے ہیں تا کہ وہاں پر جماعتی مراکز کے قیام میں سہولتیں حاصل ہو سکیں ۔ اسی طرح وہاں مقامی معلمین کی تربیت کا کام بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے۔

سالانہ ریجنل تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد

جماعت احمدیہ کے زیر انتظام امسال بھی کرسمس کی چھٹیوں کے دوران ۲۴ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۹۴ء فرانکفرٹ ، کولون ، ہمبرگ ، کاسل ، سٹٹگارٹ اور میونخ ریجنز میں چودھویں سالانہ تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد ہوا۔ ان کلاسز میں مجموعی طور پر تین صد سے زائد احباب و خواتین نے باقاعدہ شمولیت کی ۔ کلاسز کے اختتام پر تمام شرکاء کو اسناد شرکت دی گئیں ۔ نیز امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو خصوصی انعامات دیئے گئے۔ تعلیم القرآن کلاسز میں قرآن کریم ، حدیث ، فقہ ، علم کلام ، موازنہ مذاہب اور تجوید و حفظ القرآن کے مضامین پڑھائے جاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کلاسز کا انعقاد بابرکت فرمائے اور ان کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

اندرون و بیرون ملک نمائش کتب

انشاء اللہ تعالیٰ اگلے دو تین ماہ میں جماعت جرمنی کو اندرون اور بیرون ممالک بڑی بڑی نمائشوں میں جماعتی لٹریچر متعارف کرانے کے مواقع میسر آ رہے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سابقہ مشرقی جرمنی کے شہر LEIPZIG اور چیکو سلواکیہ کے شہر پراگ میں منعقد ہونے والی نمائشیں بالخصوص قابل ذکر ہیں۔

نو مبائعین کے لئے تربیتی اور داعیان الی اللہ کیمپوں کا انعقاد

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں جماعت جرمنی کو نومبائعین کی تربیت کی خاطر ۲۰ سے زائد تربیتی اور داعیان الی اللہ کیمپوں کے انعقاد کی توفیق ملی۔ الحمدللہ ان کیمپوں میں شمولیت کے بعد ان داعیان الی اللہ کی اکثریت اب میدان عمل میں تبلیغی کام سرانجام دے رہی ہے۔

بقیہ صفحہ ۴ پر

فرانکفرٹ Frankfurt

● طاہر محمود ●

جرمنی کے مختلف شہروں کے تعارف کے سلسلہ میں اس بار قارئین کی خدمت میں جماعت احمدیہ جرمنی کے مرکز فرینکفرٹ (جس کا جرمن تلفظ فرانک فرٹ ہے) کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

ایک احمدی جو فرانکفرٹ میں اجنبی ہے اور مسجد کی تلاش میں ہے تو اسے بالکل فکر مند نہیں ہونا چاہئے۔ وہ کسی بھی ٹیکسی ڈرائیور سے اس کا پتہ پوچھ سکتا ہے۔ اگر اتفاق سے کسی ٹیکسی ڈرائیور کو اس کا علم نہیں ہے تو ٹرانسمیٹر پر اپنے سنٹر سے رابطہ کرنے پر اسے جواب ملے گا .... بابن ہاوزر لانڈ سٹراسے (LAND STR.) - (BABENHAUSER اس کے علاوہ شہروں کے نقشہ جات تیار کرنے والی مشہور ترین کمپنی فالک پلان کا فرینکفرٹ کا نقشہ دیکھیں تو اس کے خانہ P-6 میں مسجد کی نشاندہی کی گئی ہے۔ یہ چھوٹی سی خوبصورت مسجد جس کا نام نور مسجد ہے۔ (NUUR MOSCHEE) اس کا سنگ بنیاد جماعت احمدیہ کے جرمنی میں پہلے باقاعدہ مبلغ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے ۸/ مئی ۱۹۵۹ء کو رکھا اور مورخہ ۱۲/ دسمبر ۱۹۵۹ء کو حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان رضی اللہ عنہ نے افتتاح فرمایا۔ ملک کے ساٹھ اخبارات نے اس کا تذکرہ کیا اور تصاویر شائع کیں۔ اس افتتاحی تقریب میں فرانکفرٹ کے چیف میئر (OBER BURGERMEISTER) کے ذاتی نمائندہ مسٹر البرشت نے شرکت کی۔

فرانکفرٹ جس کا جرمنی کے بڑے شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ دریائے مائین (MAIN) کے کنارے آباد ہے اور اسی وجہ سے اسے فرانکفرٹ ام مائین کہا جاتا ہے۔ اس کا رقبہ دو سو بیالیس مربع کلو میٹر ہے۔ اور آبادی چھ لاکھ پینتیس ہزار ہے۔ (635000) یہ سطح سمندر سے 88 تا 212 میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔

فرانکفرٹ صوبہ ہیسن (HESSEN) کا سب سے بڑا شہر اور وسطی یورپ کے ہائی ویز (AUTOBAHN) ہوائی ٹرانسپورٹ، ریلوے نیز دریائی راستوں کا اہم جنکشن ہے۔ فرانکفرٹ کا ایئر پورٹ (RHEIN MAIN FLUGHAFEN) جس کی تعمیر 1965ء تا 1972ء عمل میں آئی یورپ کا معروف ترین ایئر پورٹ ہے۔ مسافروں کی آمد و رفت کے لحاظ سے یورپ میں دوسرے نمبر پر اور ہوائی ڈاک و کارگو کے لحاظ سے اول نمبر پر ہے۔ یہاں روزانہ آٹھ صد طیارے لینڈ یا ٹیک آف کرتے ہیں جبکہ مسافروں کی سالانہ تعداد ستائیس ملین (دو کروڑ ستر لاکھ) ہے۔ یہ ایئر پورٹ بذات خود ایک چھوٹا سا شہر ہے جہاں خرید و فروخت کے ساتھ ساتھ دیگر کئی سہولتیں میسر ہیں۔ یہاں کلینک موجود ہے۔ رہائش کے لئے ایک بڑا ہوٹل کئی ریستوران، پوسٹ آفس اور کئی بینک وغیرہ موجود ہیں۔ جو سیاسی پناہ گزین ہوائی راستے سے فرانکفرٹ آتے ہیں ان کی درخواستیں لینے کا دفتر بھی یہاں موجود ہے نیز ایسے پناہ گزینوں کی رہائش کا بھی یہاں انتظام موجود ہے۔ ایئر پورٹ پر موجود مارکیٹیں ہفتہ اور اتوار کو بھی دیر تک کھلی رہتی ہیں اور خاص طور پر ان دنوں میں یہاں ایسے لوگوں کی خاصی بھیڑ رہتی ہے جو ہفتہ کے دوران کسی وجہ سے ضروری سامان نہ خرید سکے ہوں۔ ایئر پورٹ کی مصروفیات اسقدر بڑھ چکی ہیں کہ نہ تو رن وے اور نہ ہی موجودہ عمارات جو کہ بے حد بڑی ہیں اس کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی ہیں۔ لہٰذا اب ایک نیا ٹرمینل (terminal 2) کے نام سے تعمیر کیا گیا ہے۔

فرانکفرٹ ایئر پورٹ کے پاس ہی فرانکفرٹر کروئس کے نام سے بڑی شاہراہوں (AUTOBAHNEN) کا ایک بڑا جنکشن ہے جہاں سے دو بڑی شاہراہیں A-5 اور A-3 گزرتی ہیں جو کہ ملک کے مختلف بڑے شہروں نیز یورپ کے دیگر ممالک مثلاً سوئٹزرلینڈ، بیلجیم اور آسٹریا کو جاتی ہیں۔

یہاں کا ریلوے سٹیشن یورپ کا انتہائی اہم اور معروف جنکشن ہے۔ یہاں ہر وقت مسافروں کی چہل پہل رہتی ہے۔ دریائے مائین بھی جہازوں کی نقل و حرکت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ان جہازوں کے ذریعہ مختلف قسم کے سامان کو ٹرانسپورٹ کیا جاتا ہے۔ موسم گرما میں مسافروں کو سیر کرانے کے لئے اسٹیمر چلتے ہیں ایسے ہی ایک اسٹیمر پر گزشتہ سال مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام فرانکفرٹ سے روڈس ہائم (RUDESHEIM) اور واپسی کا دلچسپ سفر کیا گیا تھا۔ بعض بین الاقوامی نمائشوں کے دوران ہوٹلوں میں کمروں کی کمی کو دور کرنے کے لئے نمائشوں کے دورانی عرصہ کے لئے جہازی ہوٹل بھی دریائے مائین میں لنگر انداز ہوتے ہیں۔

اہم تجارتی مرکز ہونے کی وجہ سے یہاں بڑے بڑے بین الاقوامی ہوٹل۔ کئی ملکی اور غیر ملکی تجارتی اور صنعتی فرمیں۔ انشورنس کمپنیوں نیز خاص طور پر بہت سے ملکی اور غیر ملکی بنکوں کے دفاتر قائم کئے گئے ہیں۔ بنکوں۔ انشورنس کمپنیوں اور دیگر بڑی فرموں کے دفاتر کی آسمان سے باتیں کرتی ہوئی بلند و بالا عمارتیں شہر کے وسطی علاقہ میں واقع ہیں۔ انہی بلند و بالا عمارتوں کی وجہ سے دریائے مائین کے کنارے آباد اس شہر کو نیو یارک کے علاقہ مان ہاٹن (MANHATTEN) سے تشبیہہ دیتے ہوئے جرمنی کا مائین ہاٹن (MAIN HATTEN) کہا جاتا ہے۔

فرانک فرٹ کی بین الاقوامی نمائشیں (International Messe) تمام دنیا میں مشہور ہیں۔ ان نمائشوں کا انعقاد ایک بے حد وسیع و عریض جگہ پر جہاں اس مقصد کے لئے دس بڑے بڑے ہال تعمیر کئے گئے ہیں میں ہوتا ہے۔ یہ جگہ میسے گیلنڈے (MESSE GELANDE) کہلاتی ہے۔ اس کی پارکنگ میں ہزار ہا کاروں کے پارک کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ میسے کے احاطہ میں ہی کانگریس ہال ہے جس میں مختلف تقریبات ہوتی ہیں۔ مثلاً کنسرٹ۔ ٹینس کے بین الاقوامی ٹورنامنٹس۔ انڈور فٹبال وغیرہ۔ میسے میں مختلف نمائشوں کا انعقاد تو تقریباً سارا سال ہی ہوتا رہتا ہے لیکن کچھ مخصوص نمائشیں جو کہ خصوصی طور پر لوگوں کی توجہ کا موجب بنتی ہیں اور جنہیں دیکھنے کے لئے اندورن اور بیرونی ممالک سے لوگ لاکھوں کی تعداد میں کھچے چلے آتے ہیں ان میں کاروں کی نمائش جو کہ ہر دو سال کے بعد منعقد ہوتی ہے کے علاوہ گھریلو استعمال میں آنے والی اشیاء۔ ٹیکسٹائل اور کتابوں کی نمائشیں قابل ذکر ہیں۔ جن کا انعقاد ہر سال ہوتا ہے۔ کتابوں کی نمائش کی خصوصی بات یہ ہے کہ اس میں جماعت احمدیہ جرمنی کا گذشتہ کئی برسوں سے سٹال لگتا ہے۔ اس نمائش میں دنیا بھر سے پبلشرز، مصنفین اور نقاد شامل ہوتے ہیں اور اس میں دنیا کے تقریباً ہر موضوع پر اور ہر زبان میں کتابیں رکھی جاتی ہیں۔ اس نمائش کے دوران ادبی محفلیں منعقد ہوتی ہیں۔ لیکچرز اور مذاکرے ہوتے ہیں۔ نئی کتابوں کی رونمائی ہوتی ہے۔ یہ نمائشیں جہاں تمام دنیا سے آنے والے مہمانوں کے کاروبار میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہیں وہاں یہ اس شہر کی اقتصادیات کے لئے بھی بے حد اہم ہیں۔ ہوٹلوں، ریستورانوں اور ٹیکسی کے کاروباروں کا انحصار بہت حد تک ان نمائشوں پر ہوتا ہے۔ خاص طور پر ہوٹلوں کا کاروبار ان دنوں میں خوب چمکتا ہے۔ جو حضرات ان نمائشوں کے دنوں میں فرانکفرٹ آنے اور کسی ہوٹل میں قیام کے خواہشمند ہیں تو ان کے لئے بہتر ہو گا کہ وہ پیشگی ہوٹل بک کروا کر آئیں اور یہ پیشگی بکنگ بعض حالات میں ایک سال قبل ہی کروا لینی چاہئے۔ ایسے مہمان جو ایسی نمائشوں میں شرکت کے لئے ہر سال آتے ہیں ان کا طریقہ کار یہی ہوتا ہے کہ واپس جانے سے پہلے ہی اگلے سال کی بکنگ کروا لیتے ہیں۔ یہاں اس بات کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہو گا کہ نمائش گاہ کے صدر دروازے کے پاس یورپ کی بلند ترین عمارت تعمیر کی گئی ہے جس کا نام میسے ٹورم (نمائش کا ٹاور) ہے۔ اس کو اس کی بناوٹ کی طرز کی وجہ سے فرانکفرٹر بلائیشٹیفٹ (FRANKFURTER BLEISTIFT) یعنی فرانکفرٹ کی پینسل بھی کہا جانے لگا ہے۔

شہر کے وسط میں اس کا سب سے بڑا شاپنگ سنٹر سائل (ZEIL) نامی سڑک پر واقع ہے۔ اس سڑک کا اکثر حصہ صرف پیدل چلنے والوں کے لئے مخصوص ہے۔ اس کے دونوں جانب بڑے بڑے ڈیپارٹمنٹل سٹورز ہیں جہاں ضرورت کی ہر چیز مل جاتی ہے۔ موسم اچھا ہو تو گھومنے پھرنے والے میوزک گروپس اپنے گرد لوگوں کا جمگھٹا لگا لیتے ہیں۔ سڑک پر جا بجا بنچوں کا انتظام ہے جہاں بیٹھ کر لوگ ستانے کے علاوہ ماحول سے بھی لطف اندوز ہوتے ہیں۔

اس شاپنگ سنٹر سے چند منٹ کی پیدل مسافت پر احمدیہ سنٹر فرانکفرٹ کی عمارت ہے۔ اس عمارت میں نماز سنٹر جہاں نماز جمعہ بھی ادا کی جاتی ہے کے علاوہ نیشنل اور مقامی امارت، نیشنل مجلس عاملہ و نیشنل صدران انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ کے دفاتر ہیں۔ اس عمارت میں ویک اینڈ پر لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام بچوں کی تعلیم القرآن اور

اردو کلاسز بھی ہوتی ہیں۔

دوسری جنگ عظیم کے دوران اس شہر کو بے حد نقصان پہنچا۔ بمباری کے نتیجہ میں بہت ساری عمارتیں جو کہ شہر کا ثقافتی سرمایہ تھیں زمین بوس ہو گئیں۔ ایسی ہی عمارتوں میں سے ایک پرانا اوپرا ہاؤس (ALTE OPER) ہے۔ اس عمارت کا جو 80-1873 میں تعمیر ہوئی تھی بمباری کے نتیجہ میں بیشتر حصہ تباہ ہو گیا تھا اور اس کا ایک خوبصورت کھنڈر باقی رہ گیا تھا۔ 1981ء میں اس کو دوبارہ تعمیر کیا گیا اور کامیابی سے اس کے پرانے خدوخال ابھارے گئے ہیں۔ یہ عمارت اب کنسرٹ ہال اور کانگریس سنٹر کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی باوجود اس کے کہ یہاں بلند و بالا عمارات کی تعمیر کی طرف توجہ زیادہ ہے جا بجا قوطی اور رومن طرز تعمیر کی عمارتیں نظر آتی ہیں۔ ان میں پاؤلز چرچ (PAULS KIRCHE)، ڈوم (DOM) روئمر ہال (ROMER) اور گوئٹے ہاؤس (GOETHE HAUS) قابل ذکر ہیں۔ ان عمارتوں سے نہ صرف فرانکفرٹ بلکہ تمام جرمنی کی تاریخ وابستہ ہے۔ پاؤلز چرچ میں ۱۸/ مئی ۱۸۴۸ء کو قومی دستور ساز اسمبلی کے تاریخی اجلاس کے ساتھ جرمنی کی سیاست ایک نئے دور میں داخل ہوئی۔ ۱۹۴۴ء میں عمارت بمباری کی زد میں آکر تباہ ہو گئی اور اسے ۱۹۴۸ء میں دوبارہ تعمیر کیا گیا۔ کائیزر ڈام (KAISER DOM) یعنی فرانکفرٹ کا کیتھڈرل ۱۳۵۶ء سے جرمن بادشاہت کا مرکز ہوتا تھا۔ یہاں بادشاہوں کا انتخاب کیا جاتا تھا جو کہ سات رائے دہندگان کرتے تھے جنہیں کرفورسٹ (KURFURST) کہا جاتا تھا۔ ۱۵۶۲ء تا ۱۸۰۶ء یہاں جرمن قیصر (KAISER) کی رسم تاجپوشی ادا کی جاتی تھی۔ اسی لئے اس کیتھڈرل کو کائیزر ڈام کہا جاتا ہے۔ روئمر (ROMER) فرانکفرٹ کا ٹاؤن ہال ہے اور اس کا کائیزر ہال (KAISERS HAAL) ۱۶۱۲ء میں تعمیر کیا گیا تھا۔

جرمنی کا مشہور شاعر اور فلسفی گوئٹے اسی شہر میں ۲۸/ اگست ۱۷۴۹ء کو پیدا ہوا۔ اس گھر کو جس میں گوئٹے نے اپنا بچپن اور لڑکپن گزارا گوئٹے میوزیم کے نام سے میوزیم میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ گوئٹے کی تمام وہ چیزیں جو کبھی اس کے استعمال میں رہی تھیں اور بمباری کی دسترس سے محفوظ رہ گئی تھیں انہیں اس میوزیم کی زینت بنایا گیا ہے۔

فرانکفرٹ کے تعلیمی اداروں میں ایک یونیورسٹی جس کا نام یوہان وولف گانگ گوئٹے یونیورسٹی ہے (JOHANN WOLFGANG UNI.) کے علاوہ تین کالج تین پروفیشنل کالج اور متعدد سکولز ہیں۔ شہر کے تمام علاقوں میں شہری انتظامیہ کی طرف سے لائبریریاں قائم کی گئی ہیں۔ وسطی شہر میں دریا کے کنارے کو میوزیم کنارہ (MUSEEM UFER) کہا جاتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ شہر کے متعدد میوزیمز میں سے اکثر اس کنارے پر واقع ہیں۔ رات کو دریا کے کنارے اکثر عمارتوں کے بیرونی حصوں کو اس طرح سے روشن کیا جاتا ہے کہ روشنی کا مخرج دکھائی نہیں دیتا۔ ایسے وقت میں دریا کے کنارے سیر کرنے کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔ یہیں یوتھ ہوسٹل (HAUS DER JUGEND) کی عمارت بھی ہے جس میں نوجوان سیاح کم خرچ بالا نشین کے اصول پر عمل کرتے ہوئے قیام کر سکتے ہیں۔ دریا کے جنوبی کنارے پر ہر ہفتہ کے روز (FLOH MARKT) فلوہ مارکیٹ لگائی جاتی ہے۔ اس میں لوگ اپنی پرانی چیزیں لا کر فروخت کرتے ہیں۔ ہفتہ کے روز یہ کنارہ ٹریفک کے لئے بند کر دیا جاتا ہے۔ فرانکفرٹ کا چڑیا گھر بھی دیکھنے کے لائق ہے۔

سیاسی اور سماجی معاملات میں یہ شہر اپنی ایک انفرادیت برقرار رکھے ہوئے ہے۔ یہاں سوشل ڈیموکریٹک پارٹی اور گرین پارٹی کی مخلوط حکومت قائم ہے۔ اس شہر کی آبادی کا ۲۵ فیصد غیر ملکیوں پر مشتمل ہے۔ جن میں سے اکثریت ترکی، سابقہ یوگوسلاویہ اور سپین سے آنے والے ورکرز کی ہے۔ شہری انتظامیہ نے یہاں ایک بین الثقافتی محکمہ (MULTIKULTURELLES AMT) ملٹی کلٹورآمٹ کے نام سے قائم کیا ہے جو غیر ملکیوں کو ان کی ثقافتی اقدار کو قائم رکھنے میں حتی المقدور مدد دیتا ہے۔ اسی طرح فرانکفرٹ جرمنی کا پہلا شہر ہے جہاں غیر ملکیوں کی نمائندہ ایجنسی کا انتخاب کرایا گیا ہے۔ یہ ایجنسی جسے (KOMMUNALE AUSLAENDER VERTRETUNG) کمیونال آوس لینڈر فرٹریٹنگ کا نام دیا گیا ہے۔ اس کی حیثیت بلدیہ کی مشاورتی کونسل کی سی ہے۔ جو کہ غیر ملکیوں کے مسائل سے متعلق سفارشات شہری پارلیمنٹ کے سامنے رکھ سکے گی۔ لیکن کسی فیصلہ کی مجاز نہ ہو گی۔

اس طرح سے یہ ایجنسی غیر ملکیوں کے سیاسی و سماجی حقوق کے حصول کی راہ میں پہلا قدم ہے۔ اس ایجنسی کے منتخب نمائندوں میں سے ایک احمدی ہیں۔ وہ پروگریسو آوس لینڈر یونین نامی گروپ کی نمائندگی میں منتخب ہوئے ہیں۔

فرانکفرٹ کی شہری ٹرانسپورٹ کا نظام جدید اور بہت اعلیٰ ہے بسوں، ٹراموں، انڈر گراؤنڈ ٹرینوں کے راستوں کا تمام شہر میں جال بچھا ہوا ہے۔ جن کے ذریعہ شہر کے تمام حصوں میں جایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ایس باہن (S BAHN) کے ذریعہ قرب و جوار کے قصبات اور شہروں تک پہنچا جا سکتا ہے۔ یہ سارا نظام وقت کی پابندی اور صفائی کے معیار میں اپنی مثال آپ ہے۔

صحافت میں اس شہر سے نکلنے والے اخبارات و رسائل ملک میں اپنے اعلیٰ معیار کی وجہ سے قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ فرانکفرٹر رنڈ شاؤ (FRANKFURTER RUNDSCHAU) اور فرانکفرٹر اگلے مائینے سائیٹنگ (FRANKFURTER ALLGEMEINE ZEITUNG) نامی روزنامے قابل ذکر ہیں۔

اس شہر کے جہاں بہت سے اچھے پہلو ہیں وہاں یہ جرائم کے بڑھتے ہوئے رجحان کی وجہ سے خاصا بدنام بھی ہے۔ نشہ آور ادویات کے عادی لوگوں کے اضافہ کے ساتھ ساتھ جرائم کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ غیر ملکی بھی اس حوالے سے خاصے بدنام ہیں۔ خاص طور پر غیر ملکی نوجوانوں کے گروپس مار دھاڑ اور لوٹنے کے جرائم میں ملوث ہیں افسوس کی بات یہ ہے کہ ان میں مسلمان ممالک سے تعلق رکھنے والے نوجوان پیش پیش ہیں۔ جو مذہب سے دوری نیز والدین کی عدم توجہ کے باعث غلط راستوں پر چل نکلے ہیں۔ احساس کمتری، جنریشن گیپ اور معاشرتی ناانصافیوں نے بھی ان کی بربادیوں میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

دوسری جنگ عظیم کے دوران جسطرح سے یہ شہر تباہ ہوا تھا اس کو ذہن میں لاتے ہوئے اگر ہم موجودہ ترقی کو دیکھیں تو جرمن قوم کی بلند ہمتی کا قائل ہونا پڑتا ہے اور دل سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مادی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی بلندیوں سے بھی اس قوم کو نوازے اور یہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو پہچان کر خدائے واحد و یگانہ کے آستانے پر اپنا سر جھکا دے۔ آمین ثم آمین۔

اہم جماعتی تقریبات جرمنی 1995

رمضان المبارک	——	۲/ فروری
یوم مصلح موعودؓ بمطابق ۲۰ فروری	——	۱۹/ فروری
عید الفطر	——	۳/ مارچ
یوم مسیح موعودؑ بمطابق ۲۳/ مارچ	——	۲۵/ مارچ
دوسرا یوم التبلیغ	——	۸/ اپریل
مجلس شوریٰ جماعت جرمنی	——	۲۸ تا ۳۰/ اپریل
اجتماع اطفال الاحمدیہ جرمنی	——	۵ تا ۷/ مئی
عید الاضحیٰ	——	۱۰/ مئی
اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی	——	۲۶ تا ۲۸/ مئی
یوم خلافت	——	۲۷/ مئی
اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی	——	۲، ۳، ۴/ جون
تیسرا یوم تبلیغ جرمنی	——	۸/ جولائی
اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی	——	۸، ۹/ جولائی
جلسہ سالانہ انگلستان	——	۲۸ تا ۳۰/ جولائی
جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	——	۱۲/ اگست
جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جرمنی	——	۱۸ تا ۲۰/ اگست
چوتھا یوم تبلیغ جرمنی	——	۷/ اکتوبر
مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ جرمنی	——	۲۱، ۲۲/ اکتوبر
مجلس شوریٰ انصار اللہ جرمنی	——	۲۲/ نومبر
تربیتی کلاسز	——	۲۳ تا ۲۹/ دسمبر

بقیہ صفحہ ۱

ذیلی تنظیموں کی طرف سے تبلیغی میدان میں بھرپور شرکت

جماعت احمدیہ جرمنی کے شعبہ تبلیغ کے ساتھ دیگر ذیلی تنظیمیں مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ جرمنی کو بھی تبلیغی میدان میں نمایاں کام کرنے کا موقعہ مل رہا ہے۔ چنانچہ تبلیغی سٹالوں کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ کیمپوں، تبلیغی نشستوں اور انفرادی رابطوں کے ذریعہ حقیقی اسلام کا پیغام پہنچائے جانے کے تمام ممکنہ ذرائع استعمال کئے جا رہے ہیں۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان مساعی کے نتیجہ میں سینکڑوں سعید روحوں کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی ہے۔ جماعت میں شمولیت اختیار کرنے والوں میں [illegible]ن، عرب، بنگہ دیشی اور یورپین اقوام کے باشندے شامل ہیں۔

بین المذاہب نشستوں کا ماہانہ انعقاد

جماعت جرمنی کی مرکزی مسجد نور فرانکفرٹ میں ہر ماہ مختلف مذاہب کے درمیان دلچسپ اور مفید مجالس مذاکرہ منعقد کی جاتی ہیں۔ جس کے ذریعہ شرکاء کو حقیقی اسلام کی تعلیمات سے بھی روشناس کروایا جاتا ہے۔

یورپین اقوام کی کثیر تعداد کی جماعت میں شمولیت

البانین زبان کے ماہر مکرم ذکریا خان صاحب نومبر میں جرمنی کے پانچ ہفتہ کے دورہ پر آئے۔ چنانچہ اس دوران ۴۰ کے لگ بھگ تبلیغی نشستوں کا انعقاد ہوا۔ اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیکڑوں افراد نے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

JUGEND JOURNAL DER JAMAAT

شعبہ تعلیم جماعت احمدیہ جرمنی کے تحت نوجوانوں اور طلباء کے لئے جرمن زبان میں شائع ہونے والے اس رسالہ کا پانچواں شمارہ چھپ کر آچکا ہے۔ اس شمارہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس کا ایک حصہ کسوف و خسوف کے آسمانی نشان کے بارہ میں مضامین پر مشتمل ہے۔ حسب معمول اس بار بھی اکثر مضامین کا اردو میں مختصر تعارف اور مشکل الفاظ کے معانی دیئے گئے ہیں۔ دیگر مضامین میں سفر نامے، اسلام کے بارہ میں جرمنوں کے تعصبات، سائنس، نوبل پرائز اور عیسائی لٹریچر کا تعارف بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ جرمن زبان جاننے والے ہر عمر کے افراد کی دلچسپی کے لئے اس میں خاطر خواہ مواد موجود ہے۔ شمارہ کی قیمت صرف دو مارک ہے۔

۱۔ تمام خریداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ خط و کتابت کرتے وقت ایڈریس پر دیئے گئے AFC نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اسی طرح جن خریداران کا سالانہ چندہ ختم ہو گیا ہے وہ مقامی جماعت میں چندہ جمع کروا کر کاپی شعبہ اشاعت کو ارسال فرمائیں۔ صدران جماعت سے گذارش ہے کہ اس سلسلہ میں تعاون فرمائیں اور جماعت میں خریداران سے معلوم کر کے شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔

۲۔ ISLAM 99 مکرم ہدایت اللہ ہیوبش کی نئی تصنیف جرمن زبان میں حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں اسلام کے موضوع پر ۹۹ سوالات کے جوابات درج ہیں۔ تبلیغی لحاظ سے بہت مفید کتاب ہے۔ اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو یہ کتاب ضرور دیں۔

تمام صدران جماعت سے گذارش ہے کہ ان کے پاس جو لٹریچر موجود ہے اس کی تفصیل سے شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ یاد رہے کہ مرکزی شعبہ کے تحت inventory کا کام شروع ہے۔

شعبہ اشاعت / تبلیغ کی ۹۴ء شوریٰ کی تجویز برائے جرمن کتب سیٹ کے بارہ میں حضور اقدس کی منظوری کا خط موصول ہو گیا ہے۔ صدران جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ تمام افراد تک یہ پیغام پہنچا دیں کہ جرمن کتب کا سیٹ ہر گھر میں ہونا چاہئیے۔ قسط وار ادائیگی ہو سکتی ہے۔ پہلی قسط ۲۰ مارک پر سیٹ کا پہلا حصہ دیا جائیگا۔ ۴۰ مارک کی جب ادائیگی ہو گی تو دوسرا حصہ سیٹ کا دیا جائے گا۔ اسی طرح مکمل ادائیگی ۱۵۰ مارک جب ہو جائے گی تو پورا سیٹ دیا جائے گا۔

بقیہ صفحہ ۱

ذرائع میسر آتے ہیں اور تحریک اور تحریص پیدا ہوتی ہے دوسرے دنوں میں اس قدر تحریک و تحریص کا ہونا ممکن نہیں۔"

رکتی ہوئی سانسوں کو رواں کر کے رہیں گے

کچھ اور فزوں سوز نہاں کر کے رہیں گے
حال اپنا ہم آج ان سے بیاں کر کے رہیں گے

بھٹکے ہوئے راہی کو غلط راہ سے لاکر
ہمراہ مسیحائے زماں کر کے رہیں گے

ہر دل کو جو غمناک ہے احساس زیاں سے
بے گاں احساس زیاں کر کے رہیں گے

اعجاز مسیحائی دکھائیں گے جہاں کو
رکتی ہوئی سانسوں کو رواں کر کے رہیں گے

جس آنکھ سے ٹپکا نہ کبھی اشک ندامت
اس آنکھ کو خونابہ فشاں کر کے رہیں گے

اس دور کی راتیں ہیں تہی آہ و فغاں سے
پھر عام رہ و رسم فغاں کر کے رہیں گے

ناہید غم عشق کہاں دل میں چھپائیں
یہ نالے تو رسوائے جہاں کر کے رہیں گے

(عبدالمنان ناہید)

ہیں آج گرچہ بے سروسامانیوں میں ہم
لیکن ہیں ابر حق کی فراوانیوں میں ہم

یہ فخر ہے کہ ہم ہیں غلامان مصطفیٰ
افغانیوں میں ہم ہیں نہ تورانیوں میں ہم

موج ہوا میں دم ہے اگر ہم کو روک لے
کشتی بڑھا کے لے چلے طغیانیوں میں ہم

شائد اسی سبب سے ہیں قدرت کے ابتلاء
کھو جائیں دہر کی نہ تن آسانیوں میں ہم

وہ دن بھی آئے گا کہ جب اس روئے ارض کو
لائیں گے اپنی شمع کی تابانیوں میں ہم

پھوٹی ہیں جس کی خاک سے کرنیں جمال کی
اس شہر دلنواز کے ہیں بانیوں میں ہم

اختر کوئی ہو رنگ جہاں، عسر ہو کہ یسر
رہتے ہیں اپنی طبع کی جولانیوں میں ہم

عبدالسلام اختر